حسرتؔ موہانی

(1881ء –1951ء)

سیّد فضل الحسن حسرتؔ، قصبہ موہان، ضلع انّاؤ (یوٗپی) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے عربی، فارسی گھر پر پڑھی اور انگریزی تعلیم اسکول میں حاصل کی۔ علی گڑھ سے بی۔اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد انھوں نے ایک ادبی ماہنامہ ’’اردوئے معلّٰی‘‘ جاری کیا جو عرصۂ دراز تک اردو زبان وادب کی خدمت کرتا رہا۔ حسرتؔ مذہبی انسان تھے۔ ان کا ذہن ہر قسم کے تعصّبات سے پاک تھا۔ ان میں کمال کی اخلاقی جرأت تھی۔ جو بات دل میں ہوتی وہی زبان پر لاتے۔ منافقت اور تصنّع سے انھیں دور کا واسطہ نہ تھا۔ خودداری، بے باکی، اصول پسندی، سادگی اور خلوص ان کے نمایاں اوصاف تھے۔

حسرتؔ کو طالب علمی کے زمانے سے شعروشاعری کا شوق تھا لیکن وہ تحریکِ آزادی میں بھی عملی طور پر شریک رہے۔ قوم کے بڑے رہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کے رسالے ’اردوئے معلّٰی‘ کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ انھوں نے کئی بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، لیکن آزادیِ کامل کے سلسلے میں کسی سمجھوتے کے قائل نہ تھے۔ ’مکمل آزادی‘ کا نعرہ سب سے پہلے انھوں نے ہی بلند کیا تھا۔

اُردو غزل کو ازسرِ نو مقبول بنانے میں حسرتؔ موہانی کا بڑا ہاتھ ہے۔ انھوں نے غزل کو تہذیبِ عاشقی کی شائستہ زبان سے آشنا کیا اور درد و اثر کے ساتھ شیرینی، دل کشی اور طرزِ ادا میں شگفتگی و لطافت پیدا کی۔ حسرتؔ موہانی نے اپنی غزل میں عشقیہ مضامین کے علاوہ قومی سیاست اور قومی یک جہتی پر مبنی مضامین بھی داخل کیے۔ انھوں نے پرانے شعرا کا ایک بہت عمدہ

© NCERT not to be republished

انتخاب 'انتخابِ سخن' کے نام سے چودہ جلدوں میں شائع کیا اور اس انتخاب کے ذریعے کئی ایسے شعرا کا کلام محفوظ ہو گیا اور دور دور تک پہنچا جو پردۂ گم نامی میں تھے۔

حسرتؔ موہانی نے نواب اصغر علی خان نسیمؔ کے شاگرد منشی امیر اللہ تسلیمؔ کی شاگردی اختیار کی۔

© NCERT not to be republished

غزل

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام
دہکا ہوا ہے آتشِ گل سے چمن تمام

حیرت غرورِ حسن سے، شوخی سے اضطراب
دل نے بھی، تیرے سیکھ لیے ہیں چلن تمام

دیکھو تو چشمِ یار کی جادو نگاہیاں
بے ہوش اک نظر میں ہوئی انجمن تمام

نشو و نمائے سبزہ و گل سے بہار میں
شادابیوں نے گھیر لیا ہے چمن تمام

اچھا ہے اہلِ جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یوں ہی شورشِ حبِّ وطن تمام

سمجھے ہیں اہلِ شرق کو شاید قریبِ مرگ
مغرب کے یوں ہیں جمع یہ زاغ و زغن تمام

شیرینیِ نسیمؔ ہے سوز و گدازِ میرؔ
حسرتؔ ترے سخن پہ ہے لطفِ سخن تمام

حسرتؔ موہانی

مشق

لفظ و معنی

انجمن : محفل
چلن : طریقہ، ڈھنگ
اضطراب : بے چینی

© NCERT not to be republished

نشوونما : پھلنا پھولنا، فروغ پانا

اہلِ جور : ظلم کرنے والے

شورش : ہنگامہ، شور

زاغ : کوّا

زغن : چیل

غور کرنے کی بات

- حسرتؔ کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت سادگی ہے۔ ان کی زندگی جتنی سخت کوشی میں گزری ان کی شاعری اسی قدر نشاط انگیز ہے۔
- مقطعے میں نسیمؔ سے مراد نواب اصغر علی خاں نسیمؔ دہلوی ہیں جو کہ حسرتؔ موہانی کے استاد منشی امیر اللہ تسلیمؔ کے استاد تھے۔ وہ جس طرح نسیمؔ کی شیرینی کے قائل تھے اسی طرح میرؔ کے سوز و گداز کے بھی معترف تھے۔ شیرینی سے مراد زبان کی صفائی اور اس کا با محاورہ اور سلیس ہونا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. 'دہکا ہوا ہے آتشِ گل سے چمن تمام' اس مصرعے میں آتشِ گل سے کیا مراد ہے؟
2. اہلِ جور سے شاعر کا کیا مطلب ہے؟
3. غزل کے کس شعر میں تعلّی کا اظہار کیا گیا ہے؟
4. شاعر کے خیال میں وطن سے محبّت کا شور کن وجوہ سے پھیل رہا ہے؟

© NCERT not to be republished

عملی کام

- غزل کی بلند خوانی کیجیے۔
- پسندیدہ اشعار یاد کیجیے۔
- غزل کے اشعار کو خوش خط لکھیے ۔
- اس غزل کے قافیوں کی نشاندہی کیجیے اور ان سے ملتے جلتے تین اور قافیے لکھیے ۔
- اشعار میں مختلف جگہوں پر اضافت کا استعمال ہوا ہے، ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیے ۔
- جن اشعار میں حرفِ عطف کا استعمال ہوا ہے اُن شعروں کی نشاندہی کیجیے۔
- مقطعے میں جن تین شعرا کے تخلّص آئے ہیں ان کے پورے نام لکھیے ۔

© NCERT not to be republished